ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر
صدر شعبۂ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

خلاصۃ الفوائد کے نو خطی نسخوں کا تعارفی مطالعہ

Dr. Abdul Aziz Sahir
Head Department of Urdu, AIOU, Islamabad

Nine Manuscrips of "Khulasatul Fwaid" by different composers

The tradition of malfoozat writing is well established in the Sufi literature. They preserve a treasure related with theology and mystic studies. Khulasatul Fawaid, the malfoozat of Khawaja Noor Muhammad Muharvi, compiled by Qazi Muhammad Umer Hakim, is one of the most important works in this regard. The book is still unpublished. The author of the present study has, however, discovered its nine (9) different manuscripts by different composers. They were searched from different libraries. A comparative study on the value, validity and authenticity of them all has been given here.

خلاصۃ الفوائد (۱) قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی (م ۱۲۰۵ھ) کی گل افشانیِ گفتار کا خوب صورت مرقع ہے۔ اس گنجینۂ معانی کی طلسماتی اپیل زندگی کی رنگارنگی کا اظہاریہ بھی ہے اور تخلیقی طرزِ احساس کی بوقلمونی کا اشاریہ بھی۔ اس مجموعے کی ملفوظاتی فضا اپنے معنوی اور فکری مدار کو رنگ اور خوشبو کی تہذیبی اور متصوّفانہ زندگی کی ہمہ گیری اور ہمہ رنگی کا ایسا آہنگ عطا کرتی ہے، جو روشنی اور نور کا استعارہ ہے۔

خلاصۃ الفوائد میں قبلۂ عالم غریب نواز کی گوہر افشانی کی بہار دیدنی ہے۔ اس کے مرتّب اور جامع قاضی محمد عمر حکیم نے ان مجالس کی معنوی فضا کی عکس اندازی میں اپنے وجدانی اور مکاشفاتی رویوں کی جمالیات کا ایسا جادو جگایا ہے، جو بقائے دوام کے دربار میں ان کی رعنائیِ خیال کی تاب ناکی کا آئینہ دار بھی ہے اور ان کی حیاتِ جاوداں پر گواہ بھی۔ جامعِ ملفوظات قبلۂ عالم غریب نواز کی عقیدت اور ارادت کیشی کے سلسلۂ خوش آثار میں غلامی کی مسند پر فروکش تھے۔ اگرچہ بعض تذکرہ نگاروں نے انھیں قبلۂ عالم کے بجائے خواجہ نور محمد نارووالہ (م ۱۲۰۳ھ) کا مرید لکھا ہے، لیکن یہ درست نہیں۔ خلاصۃ الفوائد میں جہاں کہیں بھی خواجہ نارووالہ کا ذکرِ خیر آیا ہے، مرتّبِ ملفوظات نے انھیں اپنا پیر و مرشد لکھنے کے بجائے خلیفہ صاحب کے عمومی لقب سے یاد کیا ہے، جو اس بات کا غماز ہے کہ قاضی محمد عمر حکیم قبلۂ عالم غریب نواز کے دامن گرفتہ تھے۔ اسی طرح خیر الاذکار کے مؤلف مولوی محمد گھلوی نے لکھا ہے کہ:

”روزی کہ قاضی موصوف (محمد عمر حکیم) حضرت قبلۂ من قدس سرہ را ضعفِ تمام دید، چشم تر کردہ عرض نمود کہ:

اوتعالیٰ بہ کرمِ خویش آن ذات راشفای کلی عطا فرماید۔'' (۲)

راقم نے اس اقتباس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

> ''مولوی محمد گھلوی نے 'قبلۂ من' کہہ کر اس اُفق پر پڑی دھند کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ اگر قاضی صاحب خواجہ نارووالہ کے دائرۂ ارادت میں سفتہ ہوتے، تو مولوی گھلوی اپنے شیخ کو 'قبلۂ من' کہہ کر ان کا تذکرہ نہ کرتے، جبکہ مخاطبین میں قاضی صاحب بھی شریک تھے۔ لازم تھا کہ خواجہ صاحب کا ذکر 'قبلۂ ما' کہہ کر کیا جاتا۔ ویسے احسن صورت تو 'شیخِ خود' کی ترکیب سے صورت پذیر ہوتی۔'' (۳)

(۲)

خلاصۃ الفوائد اصلاً فارسی میں ہے اور اسے ابھی تک اشاعت کی روشنی میسر نہیں آئی۔ راقم اس کا تنقیدی متن مرتّب کر رہا ہے، جو اختلافاتِ نسخ اور تعلیقات وحواشی کی تزئین اور تہذیب کے ساتھ امسال کتابی صورت میں جلوہ گر ہوگا۔ قبل ازیں ۱۹۹۹ء میں ڈاکٹر معین نظامی کی نگرانی میں ایم اے فارسی کی ایک طالبہ نائلہ نذر اعوان نے پنجاب یونیورسٹی کے مخزونہ دو نسخوں کی مدد سے اس کا ایک متن مرتّب کیا تھا، جو اسکالر کی محنت اور نگرانِ کار کی معینی اور رہبری کا عمدہ مرقّع ہے۔ بعدازاں ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی کی سرپرستی میں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور کے ایک اسکالر محمد فرید نے ایم فل (فارسی) کی جزوی تکمیل کے لیے اس کے متن کی ترتیب وتہذیب کی۔ ان کے پیشِ نظر پنجاب یونیورسٹی کے ایک مخزونہ نسخے کے علاوہ پیر اجمل چشتی کے کتب خانے کا ایک نسخہ بھی رہا ہے۔

(۳)

خلاصۃ الفوائد کے تین ترجمے بھی ہو چکے ہیں، جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

(الف) مولوی اللہ بخش رضا نے خلاصۃ الفوائد کا جو ترجمہ کیا ہے، وہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ ان کے پیشِ نظر غلام فخر الدین تونسوی کا مکتوبہ (۱۳۲۴ھ) نسخہ رہا ہے۔ اس ترجمے پر مولانا انجم صدیقی اور ڈاکٹر معین نظامی نے بھی نظرِ ثانی کی ہے، جس سے اس کی قدر و قیمت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔

(ب) پروفیسر نثار احمد فاروقی کا ترجمہ ماہ نامہ منادی، دہلی میں قسط وار اشاعت پذیر ہوا تھا، لیکن معلوم نہیں کہ یہ ترجمہ کتابی صورت میں جلوہ گر ہوا یا ہنوز محرمیٔ حُسن کو ترستا ہے۔

(ج) محمد بشیر اختر کا ترجمہ استقلال پریس، لاہور سے چھپا تھا۔ انھوں نے جس نسخے سے ترجمہ کیا، وہ ۱۲۷۷ھ کا نوشتہ تھا۔ یہ نسخہ ان کا مخزونہ تھا یا کسی کُتب خانے کی ملکیت، وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ سنۂ کتابت کے علاوہ ہمیں اس نسخے کے مالہ و ماعلیہ کا کچھ علم نہیں۔ یہ نسخہ اب کہاں ہے؟ ہے بھی یا نہیں۔ اس بارے میں بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ پچاس سال قبل یہ نسخہ ترجمہ نگار کی دسترس میں تھا۔ معلوم نسخوں میں ایک نسخے کے علاوہ یہ نسخہ قدیم تر تھا، یقیناً صاف اور خوانا بھی رہا ہوگا، کیونکہ مترجمہ نسخے کی معنوی حدود تمام قلمی نسخوں کے متن کے عین مطابق ہیں۔ کہیں کوئی جملہ متن کے فکری مدار سے باہر نکلتا ہوا محسوس نہیں ہوتا۔

(۴)

خلاصۃ الفوائد مکتوبہ مولوی محمد موسیٰ:

مولوی محمد موسیٰ کا مکتوبہ یہ نسخہ کسی زمانے میں خواجہ غلام رسول مہاروی کی ملکیت رہا ہے۔ ان سے قبل یہ نسخہ خواجہ غلام حسین کے زیرِ تصرّف تھا۔ ہر دو بزرگوں کے حقِ ملکیت کا اندراج نسخے کے پہلے صفحے پر کیا گیا ہے۔ آخری صفحے پر محمد اجمل مہاروی کا نام خطِ شکستہ میں بصورتِ دستخط ثبت ہے۔ نسخہ ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ نہایت صاف اور خوشخط ہے اور جلی قلم میں لکھا گیا ہے۔ ہر صفحے پر سطروں کی تعداد کم یا زیادہ ہوتی رہی ہے۔ کم سے کم سطریں گیارہ اور زیادہ سے زیادہ چودہ ہیں۔ الفاظ کی تعداد بھی مختلف سطور میں مختلف ہے۔ نسخے میں ترقیمے کی عبارت یوں ہے: ''تمت بعون اللہ تعالیٰ شانہٗ۔ الحمد للہ کہ نسخۂ مبارک ملفوظ شریف صبحِ جمعہ شریف بتاریخ ۱۴ صفر المظفر ۱۳۴۴ھ از دستِ کمترین ملتجیِ عنایتِ حضرت محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم، فقیر محمد موسیٰ صورتِ اختتام پذیرفت۔ اللھمّ صلی علیٰ محمد وعلی آل محمدؐ وبارک وسلّم۔ اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔''

مولوی محمد موسیٰ لعلوانی خواجہ محمود تونسوی غریب نواز (م ۱۳۴۸ھ) کے مُرید تھے۔ وہ نامور عالمِ دین مولوی علی گوہر کے برادرزادے تھے۔ خود مولوی صاحب موصوف بھی دینی علوم وفنون میں بے پناہ مہارت اور دسترس کے حامل تھے۔ تمام عمر درس وتدریس سے وابستہ رہے اور مخطوطات کی نقل نویسی ان کا شعار رہا۔ تونسہ مقدسہ کے متوطن تھے اور اسی خطۂ عرش مقام میں پیوندِ خاک ہوئے۔ قدیمی قبرستان میں پیر پٹھان غریب نواز کے مرید اور خلیفہ مرید غوث کی قبرِ انور کے نواح میں ان کی قبر موجود ہے۔ پتھر کی ایک سِل پر ان کا نام کندہ ہے۔ سنۂ وصال معلوم نہیں، لیکن آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۹۳۸ء تک حیات تھے۔ مولانا احمد سعید کاظمی کی کتاب بعنوان الحجۃ البالغہ پر انھوں نے تقریظ لکھی اور یہ کتاب پہلی بار ۱۹۳۸ء میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی۔

خلاصۃ الفوائد مکتوبہ سید رسول:

خلاصۃ الفوائد کا ایک نسخہ سید رسول کے حُسنِ قلم کا عکاس ہے۔ سید رسول نے اپنے مسکن کا نام شادیہ لکھا ہے، لیکن ان کے احوال پردۂ اِخفا میں ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ان کا وظیفۂ حیات کیا تھا؛ وہ کن کے دامنِ رحمت سے وابستہ تھے؛ ان کا عرصۂ حیات کس طرح بسر ہوا اور وہ کس جگہ آسودۂ خاک ہوئے؟ ان کا مکتوبہ خلاصۃ الفوائد کا یہ نسخہ ۱۶۔ ذی قعد ۱۳۰۹ھ کو مکمل ہوا۔ نسخہ کیا ہے؟ جلی قلم میں کاتب کی خوش نویسی کا اظہاریہ ہے۔ ۱۶۹ صفحات پر پھیلا ہوا یہ نسخہ نجیب الطرفین بھی ہے اور خوش آثار بھی۔ البتہ ہر صفحے پر سطروں کی تعداد یکساں نہیں۔ کہیں یہ تعداد گیارہ ہے اور کہیں بارہ یا تیرہ۔ جہاں سطریں ناقہ ہائے بے مہار کی طرح قطار کے مدار میں رواں دواں نہ ہوں، وہاں لفظوں کی جمالیاتی ہم آہنگی کیوں کر ممکن ہو سکتی ہے؟ لہٰذا لفظوں کی بناوٹ میں حرفوں کے دائرے اور قوسیں گیرائی اور پھیلاؤ میں کسی آہنگ کی پابند نہیں اور نہ ہی ان کی تعداد کسی ہم آہنگی کا خوش کن منظر نامہ متشکل کرتی ہیں۔ البتہ اس بے رنگی کے باوجود نسخے کے مختلف صفحات پر کاتب کے حُسنِ قلم کی رنگا رنگی اپنی بہار دکھا رہی ہے۔ اس خوش آہنگی اور رنگا رنگی کے باوجود صفحۂ اوّل پر کاتب سے مصنّف کے نام کی ترقیم میں فاش غلطی سرزد ہوئی ہے۔ انھوں نے جامعِ ملفوظات کا نام قاضی محمد عمر حکیم کے بجائے قاضی محمد عبدالحکیم لکھا ہے، جو یقیناً ان کے قلم کی غلط نگاری پر نوحہ کناں ہے۔

یہ نسخہ مکھڈ شریف میں مولوی محمد الدین مکھڈی کے کُتب خانے کی زینت ہے۔

خلاصۃ الفوائد کے دو نسخے مکتوبہ غلام فخر الدین:

خلاصۃ الفوائد کے دو نسخے مولوی غلام ِفخر الدین متوطن تونسہ مقدسہ کے مکتوبہ ہیں۔ مولوی صاحب خواجہ اللہ بخش تونسوی غریب نواز

(م ۱۳۱۹ھ) کے دامن گرفتہ تھے۔ وہ معروف شاعر اور روضۃ الصابرین کے مصنّف مولوی خدابخش صابر جراح کے پوتے مولوی خدابخش ثانی کے بھتیجے بھی تھے اور داماد بھی۔ انھوں نے سلسلۂ چشتیہ کے ملفوظاتی ادب کی کتابت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا اور پھر تمام عمر اس کارِ خیر میں مگن رہے۔ دبستانِ تونسہ کے عقیدت گزاروں کے کتب خانوں میں ان کے دست نوشت بیسیوں قلمی نسخے محفوظ ہیں، جو ان کی ارادت کیشی کے ترجمان بھی ہیں اور ان کی رعنائی قلم کے عکاس بھی۔ وہ درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ تونسہ مقدسہ میں زندگی گزاری اور اسی خاکِ خوش آثار میں مدفون ہوئے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۹۳۴ء تک حیات تھے اور اس کے بعد ہی کسی وقت عدم کے سفر پر روانہ ہوئے۔

ان کا مکتوبہ خلاصۃ الفوائد کا ایک نسخہ وقتِ ظہر پنج شنبہ ۲۴۔ صفر ۱۳۰۸ھ کو اختتام پذیر ہوا۔ صفحات اس کے ۱۲۸ ہیں۔ اصلاً یہ ۶۴ برگ پر مشتمل ہے۔ ہر صفحے پر گیارہ سطریں ہیں اور ہر سطر چودہ پندرہ لفظوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کتابت مناسب اور گوارا ہے، البتہ خوب صورت نہیں، حالانکہ کاتب خاصے خوش رقم واقع ہوئے ہیں۔ راقم کو ان کے کئی دست نوشت مخطوطات دیکھنے کا اتفاق رہا ہے۔ وہ شکستہ رقم ہیں، لیکن ان کی شکستہ نگاری: پختہ کاری اور خوش نویسی کا پتا دیتی ہے، لیکن یہ نسخہ دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ رواروی میں لکھا گیا ہے اور پھر عکس در عکس کے عمل سے گزرنے کے بعد اس نسخے میں کئی مقامات مدہم اور مبہم ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہ نسخہ تونسہ مقدسہ میں کتابت ہوا اور اسی خطۂ عرش مقام میں اپنی آب و تاب دکھاتا رہا۔ معلوم نہیں اب یہ گوہر آب دار کس کتب خانے کی زیب و زینت کا علمبردار ہے۔

ان کا مکتوبہ دوسرا نسخہ وقتِ ظہر ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ کو صورتِ اتمام سے روشناس ہوا۔ ۹۳ صفحات پر پھیلا ہوا متن حُسنِ کتابت کے جمالیاتی اسلوب کا آئینہ دار ہے۔ ہر صفحے پر پندرہ سطریں ہیں، لیکن ہر سطر میں لفظوں کی تعداد گھٹتی بڑھتی رہی ہے۔ کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ الفاظ ایک سطر کی زینت ہیں۔ ترک کا اہتمام تو کسی صفحے پر نہیں ہوا، البتہ رکاب سے کوئی بھی صفحہ محروم نہیں۔ یہ نسخہ خاصا روشن اور خوش آہنگ ہے۔ کبھی یہ نسخہ تونسہ مقدسہ کی بارگاہ تقدّس مآب کے کتب خانے کی زینت رہا ہے؟ اب اس کی جلوہ آرائی سے کس منظر نامے کا پیش منظر جگمگا رہا ہے، یہ تو معلوم نہیں، لیکن اتنا جانتا ہوں کہ اگر ان نسخوں کے عکس برادرِ عزیز مولوی محمد رمضان معینی تک نہ پہنچتے، تو ان کی خوش خرامی کا دائرۂ اثر اتنا ہمہ گیر نہ ہوتا۔

خلاصۃ الفوائد کے دو نسخے مخزونہ پنجاب یونیورسٹی:

پنجاب یونیورسٹی، لاہور میں خلاصۃ الفوائد کے دو نسخے محفوظ ہیں۔ ان کے عکس برادرِ عزیز و گرامی ڈاکٹر معین نظامی کی کرم گستری کے سبب فراہم ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی کا مخزونہ ایک نسخہ ترقیمے سے محروم ہے۔ کاتب نے کہیں بھی اپنے نام سے پردہ نہیں اٹھایا اور نہ ہی یہ بتایا کہ وہ کب اور کہاں اس نسخے کی کتابت سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ یہ نسخہ ۹۵ برگ (۱۸۹ صفحات) پر مشتمل ہے۔ نسخہ صاف اور خوانا ہے اور اپنے کاتب کی پختہ روشِ تحریر کا غماز بھی۔ یہ نسخہ گورداس پور میں لباسِ تجلید میں ملبوس ہوا، لیکن کب؟ کتابت کی طرح شیرازہ بندی کا سنہ بھی معلوم نہیں۔ جلد ساز نے محمد حنیف اینڈ سنز، صدر بازار گورداس پور لکھ کر اپنا تعارف کرایا ہے۔

اس نسخے کے ہر صفحے پر نو سطریں ہیں اور ہر سطر اپنی سلک میں بارہ تیرہ الفاظ کو پروئے ہوئے ہے۔ نسخے کے پہلے صفحے پر رسالے کا نام بھی مرقوم ہے۔ اندازِ کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کا عنوان بعد میں کسی نے لکھا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے مخزونہ دوسرے نسخے میں ترقیمہ تو ہے، لیکن کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا۔ وہ رقم طراز ہیں کہ: ''تمام شد ملفوظاتِ سراپا فیض تبرکات ہر قدر کہ از سعیِ جمیلہ قاضی مرحوم (و) مغفور قاضی محمد عمر حکیم سیت پوری صورتِ وقوع یافتہ بوقتِ ظہر روزِ چہار شنبہ فی الیوم

الثالث عشر من شہر رجب ۱۲۴۱ھ عفی اللہ سبحانہ تعالیٰ للکاتب بکرمہ ولطفہ وبحرمۃ المشائخ الچشتیہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔"

خلاصۃ الفوائد کے دستیاب خطی نسخوں میں، پیشِ نظر نسخہ قدیم ترین نسخہ ہے۔ یہ نسخہ قبلۂ عالم خواجہ نور محمد مہاروی کی وفات کے چھتیس سال بعد لکھا گیا۔ نسخے کے ترقیمے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت زیرِ نظر نسخہ حسنِ کتابت سے مزیّن ہو کر تکمیل آشنا ہوا، تو جامعِ ملفوظات حیات نہیں تھے۔ وہ ۱۲۴۱ھ سے قبل کسی سال سفرِ عدم پر روانہ ہوئے۔

کاتب خوش خط تو نہیں، لیکن اس کا ثمرِ کتابت صاف اور خوانا ہے۔ نسخے پر دو مہریں بھی ثبت ہیں۔ چھوٹی مہر کسی صورت بھی خوانا نہیں ہے اور بڑی مُہر کے الفاظ بھی آسانی سے دسترس میں نہیں آتے۔ یہی مہر (بڑی) آخری صفحے پر بھی لگائی گئی ہے۔ دونوں مقامات پر ثبت شدہ مہروں کو ملا کر پڑھا جائے، تو پیرزادہ ابوسلیمان مظفر احمد معتصم باللہ فضل آفاقی ابن شاہ محمد غوث ابن شاہ محمد اسمٰعیل کے اسا حیطۂ خواندگی میں مرتسم ہوتے ہیں۔

صفحۂ اوّل کے ایک کونے میں کاتب نے رسالے کا تعارف یوں کرایا ہے: "رسالۂ ملفوظات حضرت قطب الطریقہ برہان الحقیقہ حضرت خواجہ نور محمد رضی اللہ عنہ وارضاہ موسومہ بہ اسمِ خلاصۃ الفوائد۔"

اسی صفحے پر رسالے کے ایک خریدار کی تحریر بھی موجود ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ: "مقام دہلی ۳۱، اگست ۱۹۲۸ء از علی حسن سکنہ پانی پت خریدہ شد۔ بہ قیمت عصاں فضل احمد عفی اللہ عنہ"۔

خلاصۃ الفوائد مکتوبہ مولوی خُدا بخش چوہان:

مولوی صاحب کا مکتوبہ یہ نسخہ ۹۔شوال ۱۲۸۸ھ کو مکمل ہوا۔ انھوں نے ترقیمے میں لکھا ہے کہ: "تمام شد ملفوظاتِ حضرت قبلۂ عالم مہاروی مصنّفاتِ قاضی محمد عمر سیت پوری رحمۃ اللہ والحمدللہ علی الاتمام والصلوٰۃ والسلام علی سیّد الانام وآلہ واصحابہ الکرام۔ اللھم اغفر للکاتبہ والوالدیہ والجمیع اہلِ سلام آمین یارب العالمین ثم آمین ۹۔شوال ۱۲۸۸ھ"۔

یہ نسخہ اٹھارہ برگ (۳۶ صفحات) پر مشتمل ہے۔ ہر صفحے پر تیس سطریں ہیں اور ہر سطر بیس سے زائد الفاظ کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہے۔ پورے نسخے میں کہیں بھی ترک اور رکاب کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ نسخہ صاف اور خوانا ہے۔ کاتب پختہ کار اور زور نویس ہے۔ ان کے دست نوشت متعدد نسخے وابستگانِ تونسہ شریف کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ وہ ہر نسخے پر تاریخِ تکمیل ضرور لکھتے ہیں، جس سے نسخوں کی کتابت کے دورانیے کا تعین بھی ہو جاتا ہے۔

خلاصۃ الفوائد مکتوبہ گل محمد چودھوانی:

خلاصۃ الفوائد کا سب سے خوب صورت نسخہ گل محمد چودھوانی کا نوشتہ ہے۔ ایک زمانے میں یہ نسخہ لنگرِ سلیمانیہ حامدیہ تونسہ مقدسہ کی مِلک رہا ہے، لیکن معلوم نہیں کہ اب اس دیدہ زیب نسخے سے کس کتب خانے کے بام و در منور ہیں؟ اس کے عکس تک رسائی پیر اجمل چشتی کی توجہ اور کرم فرمائی کے باعث ممکن ہوئی۔ کاتب نے ۲۸ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ میں یہ نسخہ حافظ محمد سدیدین کے لیے لکھا تھا۔ نسخہ ۸۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نسخے کے مختلف صفحات پر چودہ یا پندرہ سطریں ہیں۔ ہر سطر میں الفاظ کی تعداد بھی اتنی ہی ہے۔

گل محمد چودھوانی خواجہ حامد تونسوی کے مرید تھے۔ وہ چودھواں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے متوطن تھے۔ عرصے تک تونسہ مقدسہ میں مقیم رہے اور دبستانِ تونسہ کے ملفوظاتی مخطوطات کی نقل نویسی ان کا وظیفۂ حیات رہا۔

خلاصۃ الفوائد مکتوبہ مولوی امام بخش مہاروی:

خلاصۃ الفوائد کا یہ نسخہ قبلۂ عالم غریب نواز کے خانوادے کے گلِ سرسبد مولوی امام بخش مہاروی (م ۱۳۰۰ھ) کے حُسنِ کتابت کا اظہاریہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف قادرالکلام شاعر اور عالمِ اجل تھے۔ گلشنِ ابرار، دیوانِ عاجز، پنج گنج، مکتوبات اور مخزنِ چشت ان کے علمی اور فکری سفر کی یادگار ہیں۔ وہ مولوی خدا بخش خیرپوری کے مرید اور خلیفہ تھے۔ ان کا مکتوبہ نسخہ ۱۲۹۴ھ میں مکمل ہوا۔ یہ نسخہ ۵۵ برگ (۱۰۹ صفحات) پر مشتمل ہے۔ مولوی صاحب نہایت خوش خط اور پختہ نگار تھے۔ نسخہ ان کے حُسنِ کتابت کی خوش آہنگی کا آئینہ دار ہے۔ نسخہ صاف، دیدہ زیب، خوانا اور نجیب الطرفین ہے۔ وہ ترقیمے میں رقم طراز ہیں کہ:

> ''احقر العباد الراجی الی رحمۃ اللہ فعال للما یرید امام بخش بن حضرت غلام فرید غفراللہ لہ والوالدیہ والاستادیہ والمشائخیہ والسائر المؤمنین والمؤ منات والمسلمین والمسلمات والاحیا منہم والاموات بتاریخ سوم ماہِ صیام در سنۂ یک ہزار دوصد نود و چہار صورتِ اختتام یافت''۔

(۵)

خلاصۃ الفوائد کے خطی نسخے تو اور بھی ہوں گے، لیکن راقم ان کی موجودگی سے آگاہ نہیں۔ متذکرہ بالا نو نسخوں کے عکس مکھڈ شریف، تونسہ مقدسہ، چشتیاں شریف اور لاہور کی خوش آثار اور ابدتاب فضاؤں سے ہوتے ہوئے فقیر کی کُٹیا تک آ پہنچے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ خلاصۃ الفوائد کے تفصیلی مطالعے کے لیے دیکھیے، راقم کا مقالہ بعنوان: خُلاصۃ الفوائد: سلسلۂ چشت کا ایک اہم مجموعۂ ملفوظات، مشمولہ دردریافت مجلّہ شعبۂ اردو: نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز، اسلام آباد: ۲۰۱۰ء

۲۔ خیرالاذکار فی مناقب الابرار (قلمی): مکتوبہ مولوی خُدا بخش چوہان: ۱۲۸۸ھ: ص ۱۸ الف

۳۔ خیرالاذکار فی مناقب الابرار: مولوی محمد گھلوی: واہ کینٹ، ادبی بیٹھک: ۲۰۱۰ء: ص ۲۸

خلاصة الفوائد مکتوبه

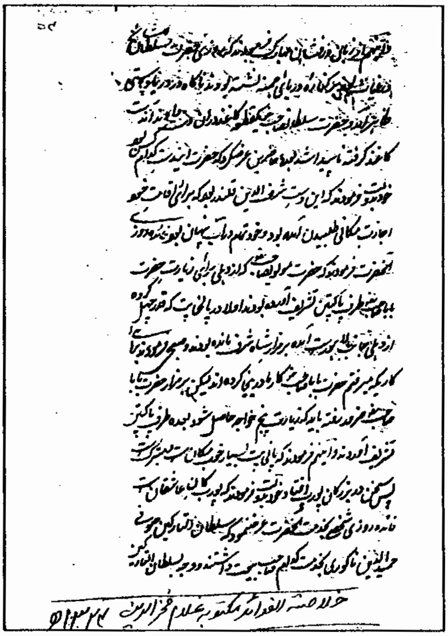

خلاصة الفوائد مکتوبه علام فخر الدین

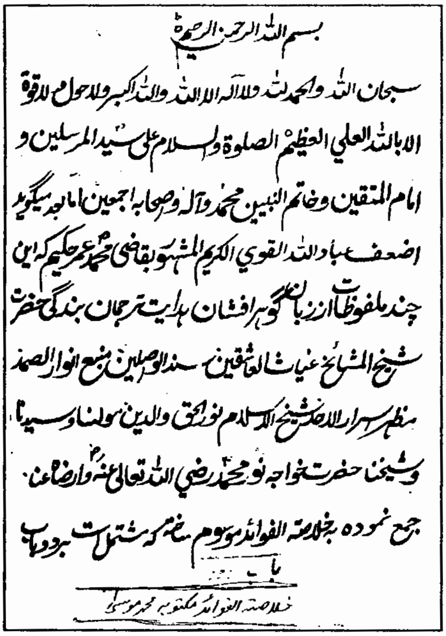

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم الصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و
امام المتقین وخاتم النبیین محمد وآلہ وصحابہ اجمعین اما بعد میگوید
اضعف عباد اللہ القوی الکریم المشہور بقاضی محمد عمر حکیم کہ این
چند ملفوظات از زبان گوہر افشان ہدایت ترجمان بندگی حضرت
شیخ المشائخ غیاث العاشقین سند الواصلین منبع انوار الصمد
مظہر اسرار الاحد شیخ الاسلام نور الحق والدین مولنا و سیدنا
و شیخنا حضرت خواجہ نور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاعنہ
جمع نمودہ بخلاصۃ الفوائد موسوم ساختہ کہ مشتمل است بر دو باب

باب

خلاصۃ الفوائد مکتوبہ محمد موسیٰ

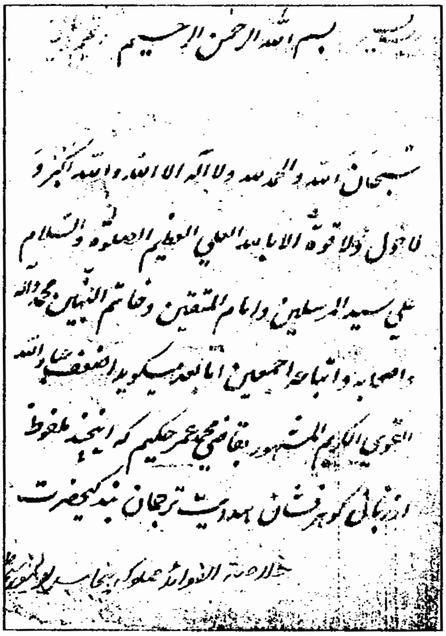

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر و
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الصلوۃ والسلام
علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد وآلہ
واصحابہ واتباعہ اجمعین اما بعد میگوید اضعف عباد اللہ
القوی الکریم المشہور بقاضی محمد عمر حکیم کہ اینچند ملفوظ
از زبان گوہر فشان ہدایت ترجمان بندگی حضرت

خلاصۃ الفوائد مملوکہ پنجاب پبلک لائبریری

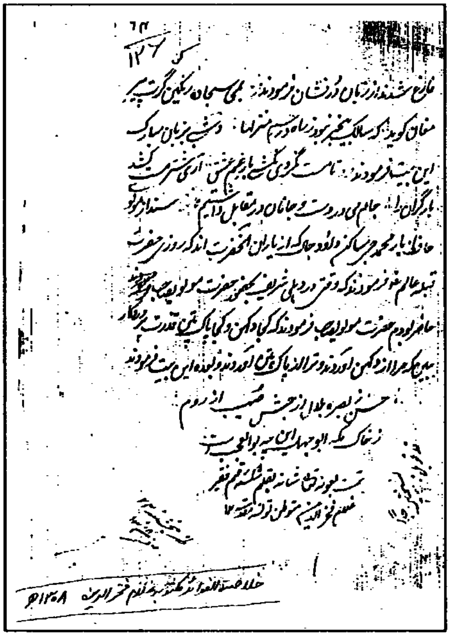

۶۴
۱۲۶

خارج شدند و از زبان دُرفشان فرمودند: بمی سجاده رنگین کن گرت پیر
مغان گوید · که سالک بیخبر نبود ز راه و رسم منزلها ·· و شب بزبان مبارک
این بیت فرمودند: تا مست گردی کشتی بازیم عشق آری شتر مست کشد
بارگران را ·· جامی بدست و جانان در مقابل داریم ·· مسند احمد نور
حافظ یار محمد جی ساکن [illegible] که از یاران آنحضرت اند که روزی حضرت
قبلهٔ عالم فرمودند که وقتی در دهلی شریف بحضور حضرت مولوی صاحب [illegible]
حاضر بودم حضرت مولوی صاحب فرمودند که کجا دکن و کجا پاک پتن قدرت پروردگار
ببین که مرا از دکن آوردند و ترا از پاک پتن آوردند و بعده این بیت فرمودند

حسن از بصره بلال از حبش صهیب از روم
ز خاک مکه ابوجهل این چه بوالعجبی است

تمت بود [illegible] شانه بقلم شکسته رقم فقیر
غلام فخر الدین متوطن [illegible] ۱۲

خلاصة الفوائد مکتوبه [illegible] فخر الدین ۱۲۰۸ھ

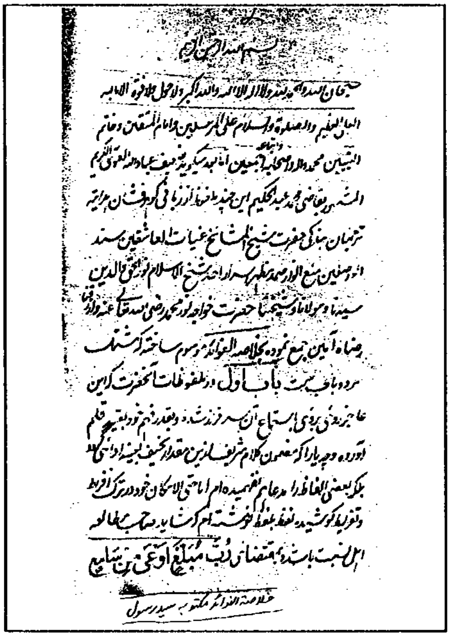

بسم الله الرحمن الرحیم

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله
العلی العظیم والصلوة والسلام علی المرسلین وامام المتقین وخاتم
النبیین محمد وآله واصحابه وتابعیه اجمعین اما بعد بنده ضعیف عباد الله القوی الکریم
المسمی بقاضی محمد عبد الحکیم این چند ملفوظ از زبان گوهرفشان مرآت
ترجمان مبارک حضرت شیخ المشائخ غیاث العاشقین سند
الواصلین منبع الانوار مظهر اسرار احدیت شیخ الاسلام نور الحق والدین
سیدنا و مولانا و شیخنا حضرت خواجه نور محمد رضی الله تعالی عنه وارضاه
رضاه آنرا جمع نموده بخلاصة الفوائد موسوم ساخته که مشتمل
بر دو باب است باب اول در ملفوظات آنحضرت که این
عاجز روزی بروی استماع آن بسر فرزندی شد و بقدر فهم خود بقید قلم
آورده و چه یارا که مضمون کلام شریف از ین مقدار تحریف [illegible]
بلکه بعضی الفاظ را در عالم تفهیم نموده ام اما حتی الامکان خود در ترک [illegible]
و تزوید کوشیده لفظ بلفظ نوشته ام کرسا [illegible] صاحب مطالعه
اهل النسبت باشند بمقتضای [illegible] مبلغ او [illegible]

خلاصة الفوائد مکتوبه سید رسول

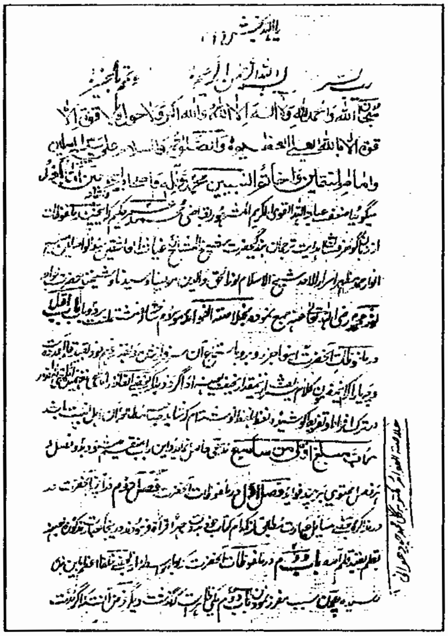

بسم الله الرحمن الرحیم و تمم بالخیر

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا

بالله العلی العظیم

این بیت فرمودند: حسن ز بصره بلال از حبش صهیب از روم ز خاک

مکه ابوجهل این چه بوالعجبی است. تمام شد ملفوظات سراپا فیض و برکات